بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی اغراض بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ
آخرت کی فکر ہو، خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو، تقویٰ پیدا ہو، نرم دلی پیدا ہو، آپس کی محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو
عاجزی اور انکساری پیدا ہو سچائی پر قائم ہوں اور دین کی خدمت کے لئے سرگرم ہوں

ان تین دنوں کو اس عہد کے ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے کہ یہ باتیں اب ہماری زندگیوں کا حصہ ہمیشہ رہیں گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4/اکتوبر 2019 بمقام جلسہ گاہ فرانس، تغی شاتو

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کو خالص دینی اجتماع کا نام عطا فرمایا ہے۔ پس اس میں شامل ہونے والے ہر شخص پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ دینی علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کے لئے ہم یہاں آج جمع ہیں اور تین دن اس سوچ کے ساتھ اور اس فکر کے ساتھ یہاں جمع رہیں گے کہ کس طرح ہم اپنی دینی علمی اور روحانی حالت کو بہتر کریں۔ اگر یہ سوچ نہیں تو یہاں آنا بے فائدہ ہے۔ آج کے اس دور میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے ہر مذہب کا ماننے والا اپنے مذہب سے دُور ہٹ رہا ہے حتی کہ مسلمانوں پر بھی دنیاداری غالب ہے۔ ایسے میں اگر ہم بھی اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ہمارا مسیح موعود کی بیعت میں آنا ایک ظاہری اعلان ہے جو روح سے خالی ہے۔ ہمارا عہد بیعت نام کا عہد بیعت ہے جسے ہم پورا نہیں کر رہے۔ ہمارا یہاں جلسے کے لئے جمع ہونا ایک دنیاوی میلے میں جمع ہونے کی طرح ہے پس ہر احمدی کے لئے یہ بڑا سوچنے کا مقام ہے۔

پس اگر ہم نے اپنے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو پھر اُن اغراض کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے جو جلسے کے انعقاد کی ہیں۔ ان تین دنوں کو اس عہد کے ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے کہ یہ باتیں اب ہماری زندگیوں کا حصہ ہمیشہ رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی اغراض بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ آخرت کی فکر ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ تقویٰ ان میں پیدا ہو۔ نرم دلی پیدا ہو۔ آپس کی محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو، عاجزی اور انکساری پیدا ہو سچائی پر وہ قائم ہوں اور دین کی خدمت کے لئے سرگرم ہوں۔

پس یہ ہے آج ہمارے یہاں جمع ہونے کا مقصد۔ آپ کے ماننے والے ہر فرد مرد عورت جوان بوڑھے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق آخرت کی اس حد تک فکر ہونی چاہئے کہ دنیاوی چیزیں اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔ اس مادی دنیا میں رہتے ہوئے یہ بہت بڑا کام ہے ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کو پورا کرنے کے لئے بڑے جہاد کی ضرورت ہے۔ آخرت کی فکر تبھی ہو سکتی ہے جب خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہو اور اس بات پر یقین ہو کہ یہ زندگی تو چند سال ہے۔ عقل مند انسان وہی ہے جو عارضی چیز کو مستقل چیز پر قربان کر دے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم اس عارضی چیز پر اس عارضی زندگی پر مستقل

زندگی کو قربان کر دیتے ہیں اور ایسا کر کے اپنے آپ کو یہ دنیا دار بہت بڑا اور عقلمند سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک مؤمن اس کے برعکس کرتا ہے اور کرنا چاہئے۔ تبھی وہ مؤمن کہلا سکتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی خشیت اس کے دل میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت تمام دنیاوی محبتوں پر غالب آ جاتی ہے۔ خوف اور خشیت اللہ تعالیٰ کی اس لئے نہیں ہوتی کہ سزا ملے گی بلکہ اس لئے ہے کہ میرا پیارا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے اور جب یہ محبت کے جذبات ہوں گے تبھی انسان خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔

پس ان باتوں کی روح کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ظاہری خول نہ ہو بلکہ روح ہو، مغز ہو۔ ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس نیت سے جلسے میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے اندر ان مقاصد کو حاصل کرنے کی ایک تڑپ رکھتے ہیں؟ اگر بشری کمزوریوں کی وجہ سے ماضی میں ہم سے ان باتوں کے حصول کے لئے غلطیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں تو آئندہ ہمیں ایک نئے عزم کے ساتھ ان نیکیوں کو پیدا کرنے اور انہیں قائم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے اور یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کرنے والے ہوں گے۔ ہم خدا کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کی محبت کو ہر چیز پر فوقیت دیں گے۔ ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے ہم اپنے دلوں میں دوسروں کے لئے نرمی پیدا کریں گے۔ ہم آپس میں محبت اور بھائی چارے کو اس قدر بڑھائیں گے کہ یہ محبت اور بھائی چارہ ایک مثال بن جائے۔ عاجزی اور تواضع میں ہم بڑھنے والے بنیں گے۔ سچائی اور قول سدید ہماری ایک خصوصیت بن جائے گا کہ ہر شخص کہے کہ یہ احمدی ہیں جو ہمیشہ سچ پر قائم رہتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں اور اس کے لئے بڑے سے بڑا نقصان بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کے پیغام کو اپنے ماحول کے ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کریں گے ان کو بتائیں گے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اگر ہم اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے بن گئے تو یقیناً ہم نے عہد بیعت پورا کر لیا۔

پس آئیں آج ہم ان باتوں کے حصول کے لئے اپنا لائحہ عمل بنائیں۔ آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا سب سے پہلے اپنی عبادت کی حفاظت کی طرف توجہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کا مقصد کیا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے کہ میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عبادت اور پرستش کا طریق سکھایا ہے وہ کیا ہے؟ وہ نماز کا قیام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا کہ یقیناً نماز مؤمنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کہ تمام نمازوں کا اور خصوصاً کام کاج کے درمیان آنے والی نما کا پورا خیال رکھو۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کر رہے ہیں؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ویسے کہنے کو تو ہم سب اپنے آپ کو ایمان لانے والا کہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک مؤمن وہ ہیں جو اللہ کے گھر کو آباد رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح ہو گیا کہ صرف مسجد آنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ

اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان کے ساتھ آنا ضروری ہے اور جو یہ سوچ رکھنے والا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہوگا وہ مسجدوں میں آکر فتنہ پردازیاں نہیں کرے گا وہ ان نمازیوں میں شامل نہیں ہوگا جن کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں۔ پس جو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے مسجدوں کو آباد کرتے ہیں وہ حقوق اللہ کی ادائیگی بھی کرتے ہیں اور حقوق العباد کی بھی ادائیگی کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو خوشخبری دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو جن کی نمازیں مکمل ہوں گی ان کا حساب صاف ہوجائے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ جن کی فرض نمازوں میں کمی رہ جائے گی ان کے بارے میں کہے گا کہ اس کی نفلی عبادت دیکھو۔ اگر فرض میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کو نفل سے پورا کر دو۔

پس جہاں یہ خوشخبری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے نوافل کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ پس مؤمن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے جہاں اپنے فرائض کی طرف توجہ دے وہاں نوافل کی طرف بھی توجہ دے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم میں یہ باتیں ہیں۔ حقیقی عابد ہر قسم کی نیکیوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اگر کسی میں اپنے بھائی کے لئے محبت کے جذبات نہیں ہیں تو اس میں حقیقی تقویٰ نہیں ہے۔ جس میں نرم دلی نہیں ہے وہ بھی اپنی فکر کرے جس کے گھر میں اس کے بیوی بچے اس سے تنگ ہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہے جو بیویاں اپنے خاوندوں اور بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتیں اور ناجائز مطالبات کرتی ہیں ان کے دل بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ پس آپس کے تعلقات میں جو خدا تعالیٰ کی خاطر محبت اور نرمی کا سلوک کرنے والے ہیں وہی حقیقی تقویٰ پر قائم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے سایہ رحمت میں انہیں جگہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں تو پہلے اپنے گھروں اور اپنے معاشرے میں اس کا اظہار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں حقیقی رنگ میں یہ پیغام پہنچا سکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کر دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دیتا ہے اور جو کسی کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ان دنوں میں جبکہ ہمارے خیالات نیکی کی طرف مائل ہیں تو اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی عبادتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ نرم دلی آپس کی محبت اور عاجزی کی حقیقت پہچاننے کی کوشش کریں اور یہ اس لحاظ سے بھی ضروری ہوجاتا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو عہد بیعت باندھا ہے اس میں شرک سے پرہیز نمازوں کی ادائیگی فرض نمازیں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ہم نے یہ عہد بیعت بھی کیا ہے کہ ہم عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو اپنے نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں دیں گے۔ کیا ہم اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ اگر یہ معیار ہیں تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم حقیقی مؤمن ہیں اور ہم بیعت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: بیعت کی

ایک شرط یہ بھی ہے کہ تکبر کو مکمل طور پر چھوڑ کر عاجزی اور مسکینی کی زندگی بسر کروں گا۔ یہ عاجزی اور مسکینی کا پیدا کرنا صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے مقاصد میں سے ایک مقصد بیان نہیں کیا بلکہ ہم نے آپ سے جو عہد بیعت کیا ہے اس میں یہ عہد ہے کہ میں عاجزی اور مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔ پس یہ عہد پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور یہی سچائی کی طرف پہلا قدم ہے کہ ہم نے جو عہد بیعت کیا ہے اس کو پورا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

میری تمام جماعت اس وصیت کو توجہ سے سنے کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے بن جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجالس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ فرمایا میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں پر کاربند ہوں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ پھر نصیحت پر قائم نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں آپ کی نصائح اور توقعات پر ہم پورا اترنے والے ہوں اور ہم اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دینی روحانی اور علمی حالت کو سنوارنے والے بھی ہوں اور یہ نیکیاں پھر ہم میں ہمیشہ قائم بھی رہیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 4th - October - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB